سوال

(258) ہلالِ رمضان کے لیے گواہی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کے چاند کے لیے کتنے آدمیوں کی گواہی کا اعتبار کیا جائے گا، نیز عید الفطر بھی کسی کی گواہی پر کی جا سکتی ہے، قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان المبارک کا چاند دیکھنے میں ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے کہ رمضان المبارک کے لیے ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے، البتہ اس مسلمان کا قابل اعتبار ہونا ضروری ہے یعنی وہ جھوٹ بولنے میں معروف نہ ہو، اس کے علاوہ وہ فرائض شرع کا پابند ہو اور دین اسلام کو مذاق نہ بناتا ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے (رمضان کا) چاند دیکھنے کی کوشش کی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کے چاند کے لیے قابل وثوق ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ اگرچہ کچھ فقہا کا خیال ہے کہ ماہِ رمضان کے لیے بھی دیگر مالی معاملات کی طرح دو مسلمانوں کی گواہی ضروری ہے لیکن یہ موقف مرجوح ہے۔ ایک مسلمان کی گواہی کافی ہونے کے لیے کچھ روایات دیگر کتب حدیث میں بھی مروی ہیں۔ جیسا کہ (ابوداؤد، الصیام: ۲۳۴۱۔ ۲۳۴۰) میں ہے۔ لیکن یہ روایات ضعیف ہیں۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت صحیح سند سے ثابت ہے۔ البتہ عید کے بارے میں ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اس کے لیے کم از کم دو مسلمانوں کی گواہی ضروری ہے کیونکہ عید میں لوگوں کا ذاتی مفاد بھی ہوتا ہے لہٰذا حقوق العباد کی طرح اس میں کم از کم دو گواہ ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا بند کرو نیز چاند دیکھ کر ہی حج اور قربانی کرو، اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کر لو۔ اگر دو شخص چاند دیکھنے کی گواہی دیں تو بھی روزے رکھنا شروع یا بند کر دو۔[2]

---

[1] ابوداؤد، الصیام: ۲۳۴۲۔

[2] نسائی، الصیام: ۲۱۱۸۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:239

محدث فتویٰ